33668- گھر کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنا

سوال

میں میری بہن اور والدہ ایک ہی گھر میں رہائش پذیر ہیں، اور بعض اوقات مجھے کام کے لیے شہر سے باہر جانا پڑتا ہے، اور گھر میں والدہ اور بہن اکیلی رہ جاتی ہیں، نچلی منزل میں کوئی بھی نہیں، اور گھر اچھا خاصا بڑا ہے، تو کیا چوروں سے محفوظ رہنے کے لیے ہم کوئی جانور رکھ سکتے ہیں ؟
اور اگر ایسا کرنا جائز ہے تو کونسا جانور رکھنا جائز ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ گھر کی رکھوالی کے لیے کتا رکھ سکتے ہیں، لیکن اسے گھر کے اندر نہ داخل کریں، اور نہ ہی کپڑوں اور برتنوں کو نجس کرنے دیں، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی کتا رکھا تو اس کے اجر وثواب میں سے یومیہ ایک قیراط کمی کی جاتی ہے، لیکن کھیتی، یا جانوروں کی رکھوالی والا کتا نہیں"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2322).

صحیح مسلم کے الفاظ یہ ہیں :

"جس نے بھی شکار، یا جانوروں کی رکھوالی کے علاوہ کوئی اور کتا پالا تو اس کے اجر وثواب میں سے یومیہ دو قیراط کمی کی جاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1574).

اور کلب الحرث سے مراد کھیتوں کی رکھوالی کے لیے رکھا جانے والا کتا ہے، اور جانوروں والے کتے سے مراد وہ کتا ہے جو جانوروں کی رکھوالی کے پالا گیا ہو.

تو اس حدیث میں مال کی رکھوالی کے لیے کتا رکھنے کا جواز پایا جاتا ہے.

عراقی نے "طرح التثریب" میں کہا ہے :

"ہمارے اصحاب وغیرہ کا کہنا ہے : ان تین فائدوں کے لیے کتا پالنا جائز ہے جو یہ ہیں : شکار کے لیے، اور جانوروں اور کھیتوں کی رکھوالی کے لیے.

ان کے علاوہ چوتھی غرض اور فائدہ کے لیے کتا رکھنے میں علماء کرام کا اختلاف پایا جاتا ہے، کہ آیا گھروں یا پھاٹک اور راستے کی رکھوالی کے لیے کتا پالنا جائز ہے یا نہیں، تو ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں :

اس حدیث اور دوسری احادیث کی بنا پر ایسا کرنا جائز نہیں، کیونکہ ان میں ان تین امور کے علاوہ کسی اور چیز کے لیے کتا نہ پالنے کی صراحت ہے.

اور اکثر اصحاب کا کہنا ہے : اور صحیح بھی یہی ہے کہ ان تین پر قیاس کرتے ہوئے اور حدیث میں موجود علت یعنی حاجت اور ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر عمل کرتے ہوئے جائز ہے "اھ

دیکھیں : طرح التثریب (28/6).

اوراس کتے کو گھر میں داخل کرنے سے احتراز کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3322) صحیح مسلم حدیث نمبر (2106).

واللہ اعلم.